حضرت محمد ﷺ پر مرگی کے اعتراض کا تنقیدی جائزہ

A Critical Analysis on the Objection of Epilepsy to the Prophet Muhammad PBUH

Shama Naz
PhD Research Scholar, Government College University Faisalabad.
shamanaz.018@gmail.com

Umme Aymen Abdul Razzaq
Visiting lecturer, Department of Islamic Studies,
Government College Women University Faisalabad.
ummeaymen38@gmail.com

ABSTRACT

Prophet Muhammad is the last messenger of Allah. Prophet Mohammed as a subject in Western writings has its own attraction across History. Many orientalist criticized Prophet Muhammad (PBUH) life .The Orientalists interpreted various aspects of the life of the Prophet (peace be upon him) as epilepsy. The Orientalists resorted to false traditions to prove that the Prophet (peace be upon him) was a patient of epilepsy. Where many objections were raised against the Holy Prophet, one of these objections is epilepsy. In this article, A critical study of the Epilepsy theory of European orientalist.

Key Words: Epilepsy theory, Objection, Prophet Muhammad, orientalist.

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و رسل بھیجے۔ ان میں سے آخری نبی و رسول حضرت محمد مصطفیٰ کی ذاتِ اقدس بھی ہیں۔ دورِ قدیم کی طرح عصرِ حاضر میں بھی نبی کریم ﷺ پر اعتراضات کے مختلف رجحانات پائے جاتے ہیں جن کو مستشرقین نے علمی تحقیق کا نام دیا ہے۔ اہلِ کفر نے نبی کریم پر بہت سے اعتراضات کیئے۔ آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے بہت سے واقعات کو مستشرقین نے مرگی کے مرض سے منسوب کر دیا جن سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ پر وحی نہیں آتی بلکہ یہ مرگی کے مرض کا نتیجہ ہے۔ یہ رجحان مستشرقین نے اپنے اسلاف سے سیکھا ہے، دورِ قدیم کا ابو لھب اور ابو جہل ہو یا عصرِ حاضر میں علمی تحقیق کے

نام پر تحقیق کرنے والے مستشرقین ہوں نبی مکرم سے دشمنی وبغض کو واضح کرتا ہے۔ مستشرقین نبی مکرم کی سیرتِ مبارکہ کے مختلف واقعات کو بنیاد بنا کر اپنی مرضی کے مفہوم میں ڈھال کر رائی کا پہاڑ بنانے میں ماہر ہیں۔ مستشرقین نے جن واقعات سے محمدِ عربی کے مرگی کے مرض میں مبتلا ہونے کا الزام لگایا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ حضور کی ولادت سے پہلے آپ کی والدہ کا فرشتوں کو دیکھنا۔

۲۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کی روایت کے مطابق فرشتوں کا آپ ﷺ کے سینے کو چاک کرنا۔

۳۔ حالتِ وحی میں رسولِ خدا علیہ التحیہ والثنا کی حالت کا متغیر ہونا۔

۴۔ کفارِ مکہ کا آپ ﷺ کو مجنوں کہنا۔

۵۔ حضرت حلیمہ کا حضور ﷺ کے سر پر بادل کا سایہ کناں دیکھنا۔[1]

مندرجہ بالا واقعات میں سے کوئی بھی ایسا واقع نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ آپ ﷺ نعوذ باللہ مرگی کے مریض ہیں۔

علامہ محمد احسان الحق سلیمانی لکھتے ہیں:

"حضرت آمنہ، آنحضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے اپنے رویا میں فرشتوں کو دیکھا جو انہیں احمد ﷺ کی خوش خبری دینے اور آپ کا نام مبارک تجویز کرنے آئے تھے۔ "سپر نگر" جو عقل خام کا غلام اور حسد کا مارا تھا، یہ کہہ اٹھا کہ فرشتوں نے بشارت کیا دینی تھی۔ حقیقت میں حضرت آمنہ کو ضعف دماغ اور صرع (مرگی) کی بیماری تھی۔[2]"

ولیم میور لکھتا ہے:

"There were periods at which the excitement took the shape of a trance or vision. Of these we know but little .some Christian writers have connected them with the symptoms in his childhood. Such swoons or reveries are said sometimes to have proceeded. The descent of inspiration, even in later life."[3]

"کچھ مواقع ایسے آتے جب بے قراری وجد یا کشف کی شکل اختیار کر لیتی۔ ہم ان کی تفصیلات سے بہت کم آگاہ ہیں۔ بعض عیسائی مصنفین نے ان کیفیات کو مرگی کے دورے قرار دیا ہے اور اس کو ان علامات سے جوڑا ہے جو آپ کے بچپن میں نظر آتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کی زندگی کے آخری حصے میں بھی نزولِ وحی سے پہلے آپ پر اس قسم کی غشی اور بیداری کے سپنے کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔"

ولیم میور آپ ﷺ کے بچپن کے واقعات کو مرگی کے دوروں کے ساتھ جوڑنے کے ساتھ ساتھ اِن دوروں کا تعلق نزولِ وحی سے جوڑتے ہوئے لکھتا ہے:

"ان دوروں کو جن کو حلیمہ صرع کی قسم کے حملے سمجھ کر ڈر گئی تھی، محمد ﷺ کے مزاج میں ان مضطر حالتوں اور بے ہوش کنندہ غشوں کے صریح آثار موجود تھے جو نزولِ وحی کے ہوتے تھے اور شاید ان کے دل میں نزولِ وحی کا خیال پیدا ہو گیا تھا اور ان کے متبعین نے ان اضطرابوں اور غشوں کو نزولِ وحی کا شاہد قرار دیا تھا۔[4]"

ولیم میور نزولِ وحی کی کیفیت کو مرگی سے تعبیر کرنے کو عیسائی مصنفین کی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ وہ خود بھی ان مستشرقین میں سرِ فہرست ہیں۔ وہ لکھتا ہے:

"At the movement of inspiration ....anxiety pressed upon the prophet , and his countenance became troubled . Sweat dropped from his forehead, and he would fall to the ground as in trance.''[5]

"نزولِ وحی کے وقت بے چینی پیغمبر (ﷺ) کو گھیر لیتی ۔ آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو جاتے، آپ کی پیشانی سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگتے اور آپ اس طرح زمین پر گر پڑتے جس طرح انسان حالتِ وجد میں زمین پر گر پڑتا ہے۔"

نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطروں کا ذکر مختلف احادیث مبارکہ میں ملتا ہے ولیم میور نے اس میں مزید اضافہ کر کے لکھا ہے کہ حالتِ وحی میں آپ اس طرح گر جاتے تھے جس طرح کوئی شخص وجد کی حالت میں گرتا ہے جس سے آپ ﷺ کو مرگی کا مریض قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

سر سید احمد خان لکھتے ہیں:

"ہم نے بہ خوبی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیوں کا اتہام آنحضرت ﷺ کو بیماری صرع کے ہونے کا صدق سے محض معرا ہے، تاہم سر ولیم میور کی اس رائے کو کہ آنحضرت ﷺ کے صرعی غشوں نے ان کے ذہن میں اپنی رسالت کا خیال پیدا کر دیا تھا اور ان کے متبعین کا بھی یہی اعتقاد تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر یہ سوال کرتے ہیں کہ آیا یہ بات قرین قیاس ہے کہ ایسا آدمی جس کو

ہر شخص مصروع جانتا ہوا اپنے صرعی غشوں کو اپنے رسول برحق ہونے کے ثبوت میں کرئے جو اپنی قوم کی بت پرستی کے استیصال کے واسطے بھیجا گیا ہو اور تمام لوگ جو اس کی اس بیماری سے واقف ہیں اس کے عزیز واقارب اور جمیع اکابر عرب اس کی رسالت کو دل سے تسلیم کرلیں اور ہر شخص اپنے آبائی دین سے منحرف ہو کر اس کے قول و فعل پر ایمان کامل لے آوئے"۔[6]

مستشرقین نے حضور اکرم کی حیاتِ طیبہ کے جن واقعات اور کیفیات کو مرگی کے مرض کے ساتھ تعبیر کیا ہے کوئی بھی صاحب علم وعقل ان واقعات وکیفیات کو مرگی کے دورے قرار نہیں دے سکتا کیونکہ کوئی بھی مرگی زدہ شخص پوشیدہ نہیں رہ سکتا جس شخص کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے دیکھنے والے فورا پہچان لیتے ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے اپنی زندگی کے تریسٹھ برس بھرپور طریقے سے بسر کیے ہوں ایسا کیسے ہو سکتا ہے بھرپور اور ہنگاموں سے بھری زندگی گزارنے والی ایسی ہستی جن کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو جائے ان کے خلاف مستشرقین نے غیر جانبداری سے کام لیتے ہوئے من گھڑت مفروضات قائم کیے جن میں سے ایک نبی کریم ﷺ کو مرگی کا مریض قرار دینا بھی شامل ہے۔ آج جب سائنس نے نے اتنی ترقی کرلی ہے وہاں طب میں بھی روز بروز ترقی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سائنس کی اس ترقی کی وجہ سے مرگی کے مرض میں بھی تحقیق کی گئی اِس مرض کے بارے میں ماہرین نے مختلف تحقیقات کی ہیں۔

خالد مسعود حیاتِ رسول اُمی میں لکھتے ہیں:

"نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ پر جو کیفیت طاری ہوتی تھی اس کا اندازہ اس وقت موجود لوگوں کو بھی ہوتا تھا۔ مگر جیسے ہی یہ سلسلہ منقطع ہوتا آپ ﷺ اپنی اصل حالت پر لوٹ آتے۔ یہ بات کسی بھی طرح آپ ﷺ پر صادق نہیں آتی کہ دورانِ وحی آپ پر مرگی کا دورہ پڑتا تھا یا کسی دوسرے عارضہ میں مبتلا ہو جاتے تھے۔[7]"

نزولِ وحی کی مختلف کیفیات کو مستشرقین نے مرگی سے تعبیر کیا کیونکہ نزولِ وحی کے وقت نبی کریم کا رابطہ عالمِ لاہوت میں فرشتہ جبرائیل سے ہو جاتا تھا جس سے جسمانی تغیرات واقع ہوتی جس کو متعصب مستشرقین نے مرگی کا نام دیا۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے مستشرق اسپرنگر کے اس اعتراض کا ذکر خطباتِ بہاولپور میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مرگی کا مریض تشنج کی حالت میں ہوتا ہے، ہاتھ پاؤں مارتا ہے، بے قرار ہوتا ہے------۔ تشنج اور ہاتھ پاؤں مارنے اور بے قرار ہو جانے کا کوئی ذکر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور وحی کے مشاہدات

سے متعلق روایتوں میں نہیں ملتا۔ اس لحاظ سے مرگی کا انتساب رسول اللہ ﷺ کی طرف درست معلوم نہیں ہوتا اس کے برعکس ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ رسول اللہ وحی کے وقت ہمیشہ ساکت وصامت ہو جاتے تھے۔ یہ نہیں کہ آپ ہاتھ پاؤں مارتے تھے یا تشنج کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی، کبھی نہیں کبھی نہیں، ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا۔[8]"

ڈاکٹر وحاج الدین نے جو علامت بتائی تھی ان میں سے ایک بھی علامت نبی کریم میں نہیں پائی جاتی۔ حتیٰ کہ مرگی کا مرض اولاد میں بھی منتقل ہو جاتا ہے جبکہ نبی کریم کی اولاد میں سے بھی کسی کو یہ مرض لاحق نہیں ہوا۔ جس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ متعصب مستشرقین کی نبی کریم کی اہمیت کو کم کرنے کی ایک بھونڈی سازش کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

چیمبرز انسائیکلوپیڈیا میں مرگی کے متعلق یہ تفصیلات درج ہیں:

مرگی ایسی بیماری کو کہتے ہیں جس میں دفعتہً بے ہوشی طاری ہو اور اعصاب تنفس کے تشنج اور سانس لینے میں دشواری سے رگیں بے اختیار شدت سے پھڑکنے لگیں، جس سے کبھی کبھی سانس بالکل بند ہو جاتی ہے۔ اور مریض اکثر پاگل ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات یادداشت ختم ہو جاتی ہے اور اس میں چستی نہیں رہتی اور اس پر کاہلی چھا جاتی ہے جو اس کو زندگی کے معمول کے کاروبار سے معذور کر دیتی ہے نظامِ ہضم بھی متاثر ہوتا ہے۔[9]"

گرولیر انسائیکلوپیڈیا میں مرگی کے مرض کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:

"Sometimes the beginning of the fit is marked by a loud cry. At first the muscles are rigid, the Jaws are clenched, the limbs extended, and suspension of respiration causes blueness of the face. After a few seconds, violent convulsion occurs; the limbs are jerked about, muscles of the face twitch and the tongue may be severely bitten. After one or two minutes the patient passes into a state of somnolence which may be succeeded by prolonged sleep. In severe cases fits may rapidly follow each other, and consciousness may not be regained in the intervals .Masked epilepsy is a form in which the fits are replaced

by attacks of delirium or outburst of maniacal fury, during which the sufferer may commit crimes of brutal violence of destroy himself.[10]’’

"بعض اوقات دورے سے پہلے مریض بلند آواز سے چیختا ہے۔ابتداء میں پٹھے سخت ہو جاتے ہیں ۔جبڑے بھینچ جاتے ہیں، اعضاء پھیل جاتے ہیں اور نظامِ تنفس کے معطل ہونے سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے کچھ لمحوں کے بعد تشنج کے شدید دورے پڑتے ہیں۔اعضاء کو جھٹکے لگتے ہیں، چہرے کے پٹھوں میں اضطراری حرکت پیدا ہوتی ہے اور زبان کے شدید طور پر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ایک یا دو منٹ کے بعد مریض غنودگی کے عالم میں چلا جاتا ہے جس کے بعد وہ دیر تک سویا رہتا ہے۔شدید بیماری کی شکل میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دوبارہ دورے پڑ سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وقفے کے دوران بھی مریض کو ہوش نہ آئے۔خفیہ مرگی، اس بیماری کی وہ قسم ہے جس میں دورے کے بعد مریض ہذیان یا جنون آمیز غصے کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کے دوران وہ تشدد آمیز جرائم کا ارتکاب بھی کر سکتا ہے اور اپنے آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے"۔

فنک اینڈ ویگنلز نیو انسائیکلوپیڈیا میں مرگی کی علامتیں یہ بتائی گئی ہیں:

“Epilepsy, chronic brain disorder characterized by repeated convulsion or seizures. The seizures are a result of underlying brain damage-[11].

"مرگی شدید ذہنی بیماری ہے۔جس کی خصوصیت بار بار پڑنے والے دورے ہیں۔یہ دورے ذہنی خرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔"

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مرگی کا تعارف ان الفاظ میں ملتا ہے:

“Epilepsy and epileptic fit these terms denote a chronic clinical disorder or syndrome characterized by recurring paroxysmal attack or fits in which consciousness is lost or impaired in varying degrees with or without a successions of tonic or clinic muscular spasms------------. The most common and most terrifying motor seizures are the generalized convulsions (grandmal epilepsy).In a typical attack; the afflicted person suddenly loses

consciousness with or without a brief preliminary warning of sensory or motor character. Simultaneously with the loss of consciousness there may be sharp loud cry when the muscles of the larynx, like those of the trunk, head and extremities suddenly go into a state of tonic or stiff contraction .The victim if standing at the time, may fall to the ground forcibly; as the tongue is protruded between the gnashing teeth, it may be bitten. The limbs stiffen and the head is turned. The pupils dilate and the eyeballs roll upward or to one side. The face first become pale, but when breathing is suspended by closing of the glottis and spastic fixation of the respiratory muscles, it become livid or purplish in color .After 20 to 30 seconds this phase of seizure ends more or less abruptly, and the second of Colonic phase immediately supervenes. The later is characterized by violent though rhythmic jerkin g spasms which involve the entire muscular system, usually lasting from 30 seconds to more than 100 seconds. During this period the breathing becomes seep and stertorous and foamy saliva (often blood stained) issues from the mouth .In unusually severe attacks, control of the rectum and bladder may be lost, resulting in faecal and urinary incontinence. Following this phase, the patient regains consciousness for a short time, but because of sheer exhaustion is prone to lapse into a deep sleep which may last for one hour or more.''[12]

انسائیکلوپیڈیا میں مرگی کی علامات کو بہت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ان علامات میں مرگی کے مریض کو جب دورہ پڑتا ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اعضاء سخت ہو جاتے ہیں اور نظامِ تنفس میں

رکاوٹ ہونے کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جاتی ہے وغیرہ شامل ہیں۔

مرگی کی علامات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب انسان کو مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو انسان میں بولنے کی قوت نہیں رہتی اور اگر اُس کی زبان سے الفاظ نکلیں بھی تو وہ بے ربط جملوں اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے علاوہ کچھ نہیں ہوتے۔ مستشرقین کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ پر وحی کا نزول نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ ﷺ کو نعوذ باللہ مرگی کا مرض لاحق تھا اور مرگی کے دورے کے بعد آپ جو باتیں کرتے تھے مسلمان اسے وحی سمجھ لیتے تھے۔ مستشرقین کی طرف سے اپنے اس من گھڑت اعتراض کے حق میں کوئی ٹھوس ثبوت، صحیح روایت اور کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ مستشرقین نے اپنی پرانی روش کو اپناتے ہوئے لفظی مماثلت سے مرضی کے استدلال کیے، صحیح روایات کو چھوڑ کر ضعیف روایات کا سہارا لیا۔ ذو معنی روایات کو بنیاد بنا کر رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کیا۔ نبی مکرم پر جب وحی اترتی تو آپ کی کیفیات میں تغیر پیدا ہوتا ان کیفیات کو مستشرقین نے مرگی کا مرض قرار دے دیا حالانکہ مرگی ایک ایسا مرض ہے جو انسان کو ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور کر دیتی ہے جبکہ آپ ﷺ میں اس بیماری کے کوئی آثار نہیں تھے۔ بلکہ آپ ﷺ تندرست و توانا شخصیت کے مالک تھے۔ اہلِ کفر رسول ﷺ کی شخصیت کے وقار کو مجروح کرنے اور دنیا کی نظروں میں آپ کو بدنام کرنے کے لیے ہر عہد میں کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

حوالہ جات

[1] الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۱۸ھ، ج:۷ ص:۲۴۸

[2] محمد احسان الحق سلیمانی، رسولِ مبین، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص:۶۰۳

[3] ولیم میور، محمد اینڈ اسلام، ریلیجن ٹریکٹ سوسائٹی، لندن، س۔ن، ص:۲۲

[4] سر سید احمد خان، سیرتِ محمدی، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۸ء، ص:۲۳۲

[5] ولیم میور، محمد اینڈ اسلام، ریلیجن ٹریکٹ سوسائٹی، لندن، س۔ن، ص:۲۴

[6] سر سید احمد خان، الخطبات الاحمدیہ، سر سید اکیڈمی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا، ۲۰۰۳، ص:۴۵۵

[7] خالد مسعود، حیات رسول اُمی، دار التذکیر، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء، ص:۱۰۹

[8] ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور، خطبہ #۶، عقائد اور عبادات

[9] محمد احسان الحق سلیمانی، رسول مبین، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص:۶۰۶-۶۰۷

[10] گیرولیر انسائیکلوپیڈیا، دی گرولیر سوسائٹی پبلشرز، ٹورنٹو، ج:۶، ص:۸۶

[11] فنک اینڈ ویگنلز نیو انسائیکلوپیڈیا، فنک اینڈ ویگنلز پبلشرز، امریکہ، ج:۹، ص:۳۲۰

[12] ۔ ول ڈیوران، انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا، سائمن اینڈ سسٹر، نیویارک، ۱۹۵۰ء، ج:۸، ص:۶۵۴

BIBLIOGRAPHY

1. Al-Azhari, Peer Karam Shah, Zia un Nabi, Zia ul Quran Publications, Lahore, 1418, Edition:7, Page:248
2. Muhammad Ahsan ul Haq Sulemani, Rasool-e-Mubeen, Maqbol Academy, Lahore, 1993, Page:603
3. William Meur, Muhammad and Islam, Religion Tracket Society, London, Page:22
4. Sir Syed Ahmad Khan, Seerat-e-Muhammadi, Maqbol Academy, Lahore, 1988, Page: 232
5. William Meur, Muhammad and Islam, Religion Tracket Society, London, Page:24
6. Sir Syed Ahmad Khan, Al Khutbat Al Ahmdiya, Sir Syed Academy Ali Garh Muslim University, India, 2003, Page:455
7. Khalid Masood, Hayat Rasool Ummi, Dara ul Tazkeer, Urdu Bazar Lahore, 2003, Page:109
8. Dr. Hameed Ullah, Khutab e Bhawalpur, Khutba No.6, Aqaid aur Ibadat
9. Muhammad Ahsan ul Haq Sulemani, Rasool-e-Mubeen, Maqbol Academy, Lahore, 1993, Page:606-607
10. Grolier Encyclopedia, The Grolier Society Publishers, Toronto, Edition: 6, Page:86
11. Fink and Wikinliz New Encyclopedia, Fink and Wikinliz Publishers, America, Edition: 9, Page:320
12. Will Duran, Encyclopedia of Britannica, Syman and Sister, New York, 1950, Edition: 8, Page:654